کی تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ ان کا لگایا ہوا علوم دینیہ کا یہ پودا ان کی رحلت کے بعد دن بدن مزید سے مزید تر نکھر کر اپنی شعاعیں چار دانگ عالم میں پھیلا رہا ہے۔

پروفیسر محمود الحق صاحب

جناب محمود الحق حقانی نومبر ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم القرآن میں حاصل کی، پرائمری کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول اکوڑہ خٹک سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۶ء میں اسلامیہ کالج پشاور میں داخل ہوئے ۱۹۶۳ء میں اسی کالج سے بی ایس سی (آنرز) اور ۱۹۶۴ء میں پشاور یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ اسی سال اسلامیہ کالج میں بطور ڈیمانسٹریٹر ملازمت شروع کی ۱۹۶۶ء میں لیکچرر بنے ۱۹۷۰ء میں اسسٹنٹ پروفیسر ۱۹۸۲ء میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے عہدہ پر ترقی ہوئی۔

تقریباً ۲۱ سال تک پشاور یونیورسٹی کے اساتذہ انہیں سنڈیکیٹ میں بطور نمائندہ منتخب کرتے رہے۔

۱۹۸۷ء میں اوسلو (ناروے) میں انٹرنیشنل سکول میں ماحولیات پر کورس کیا۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء بطور قونصل (ایجوکیشن) نامزد کئے گئے اور اب قونصلیٹ جنرل پاکستان جدہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

الحاج مولانا اظہار الحق صاحب

یکم ستمبر ۱۹۴۵ء کو اپنے آبائی گاؤں اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم، قرآن مجید، خط، فارسی، فقہ اور مسائل و احکام اپنے عظیم والد کے قائم فرمودہ دارالعلوم حقانیہ (قدیم) میں حاصل کی دینی تعلیم و تربیت میں انہوں نے زیادہ تر استفادہ حضرت مولانا شاہپین رح سے حاصل کیا جو ان کے خصوصی مربی اور محسن استاذ تھے جن کا انتقال بھی حجاز مقدس میں ہوا۔ پرائمری تعلیم اسلامیہ سکول حقانیہ میں مکمل کی بعد میں گورنمنٹ ہائی سکول اکوڑہ خٹک سے میٹرک کیا اور تجارت سے وابستہ ہو گئے تجارت کے ساتھ ساتھ اپنے والد صاحب مرحوم کے ساتھ ان کے گھر میں قیام کی وجہ سے تاحین حیات ان کی خدمت، ان کے اضیاف کی خدمت کی سعادت حاصل کی، حضرت رح کے خانگی امور اور گھریلو معاملات کی زیادہ تر ذمہ داری ان ہی کے سر تھی حضرت رح کی زندگی میں دارالعلوم کے امور میں دلچسپی لیا کرتے تھے جب حضرت رح کا وصال ہوا تو دارالعلوم کے اکابر، ارکان شوریٰ بالخصوص اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے اصرار پر دارالعلوم سے متعلق مختلف انتظامی امور سے وابستہ ہو گئے اس وقت وہ اہتمام کے متعدد امور کے ساتھ مطبخ، اضیاف اور تعمیراتی کاموں میں اپنے بھائی کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

محدث کبیر شیخ الحدیث حضرۃ مولانا عبدالحق رح اور عشق رسول ﷺ

بندہ ناچیز کی کیا مجال ہے کہ محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی شان عظمت اور سیرت و سوانح پر کچھ لب کشائی کر سکے۔ مگر میرے لیے باعث عفو ہوگا کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول ﷺ کا ایک واقعہ بیان کر کے اپنی نجات کا ذریعہ بنا سکوں۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل نصر اللہ صاحب ایک سفید ریش بزرگ کے ہمراہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور مہمان کا تعارف کرایا گیا کہ حضرت یہ مہمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ سے آیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث رح نے اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اس کو بوسہ دینا چاہا مگر اس بزرگ نے ہاتھ کھینچ لیے تو حضرت شیخ الحدیث رح نے اس کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کس قدر مبارک چہرہ ہے کس قدر مبارک آنکھیں ہیں کس قدر مبارک پیشانی ہے کہ وہاں کی مبارک زمین پر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتی رہیں اور اس پر مدینہ کے انوار و برکات اور تجلیات برستے رہے، ارشاد فرمایا کہ حضرت مدنی رح کے پاس جب مدینہ منورہ سے رومال اور دیگر تحائف پیش کئے جاتے تو آپ رح ان کو اپنی آنکھوں پر لگا کر بوسہ دیتے اور احترام سے نچھاور ہوتے۔

کسی نے پوچھا یہ کیوں، یہ سامان تو فرانس جاپان میں تیار ہو کر یہاں مدینہ منورہ بکنے آیا ہے تو حضرت رح فرمایا کرتے کہ سامان تو فرانس میں بنا ہے مگر مدینہ منورہ کی ہوا تو اس کو لگی ہے اب اسکی نسبت مدینہ منورہ سے ہے۔

کوچہ لیلیٰ کے کتوں سے مجنون کو محبت تھی وہاں سے آتے ہوئے کتوں کو پکڑ کر اسے بوسہ دیتے۔ کسی نے کہا کہ مجنون یہ کیا کرتے ہو۔ کہنے لگا مجھے معلوم ہے میں جانتا ہوں کہ کتا نجس ہے لیکن اسے کوچہ لیلیٰ کی ہوا لگی ہے — ایک گونا لیلیٰ سے اسے نسبت ہو گئی میرا بوسہ اس نسبت سے ہے مجنون کا عشق باطل تھا وہ اس قدر اپنے باطل عشق کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا ہے ہمارا عشق سچا حقیقت پر مبنی ہے ہمیں چاہیئے کہ محبوب خدا ختم الرسل ﷺ کے ساتھ جو سچا عشق اور محبت ہے اس کا نمونہ اس سے بڑھ چڑھ کر ہونا چاہیئے۔ خدا بزرگ و برتر ہماری اس محبت اور خلوص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زندگی کے آخری لمحات تک اور ابدی زندگی میں قائم رکھے اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

قاضی عبدالحمید
سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام، جدہ سعودی عرب
حال رحیم یار خان